An International Journal of
ISLAMIC AND SOCIAL SCIENCES
ISLAMICUS

PAKISTAN ISLAMICUS
(An International Journal of Islamic and Social Sciences)
Volume:06, Issue:03, May, 2026, Pages:01-06 (Monthly)
Journal Website: https://pakistanislamicus.com/index.php/home
Publisher Website: https://www.mircpk.net

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مہارت پر مبنی تعلیم کا تصور اور عصری تقاضے

THE CONCEPT OF SKILL-BASED EDUCATION IN THE LIGHT OF ISLAMIC TEACHINGS AND ITS CONTEMPORARY REQUIREMENTS

***Dr Ruqia Bano[1], Sadia Batool[2]**

[1] Lecturer Islamic Studies, The Women University Multan (WUM), Multan, Punjab, Pakistan.

[2] PhD Scholar Islamic Studies, The Women University Multan (WUM), Multan, Punjab, Pakistan.

HEC "Y" Category

ARTICLE INFO

Article History:

Received:	*April 05, 2026*
Revised:	*April 26, 2026*
Accepted:	*April 30, 2026*
Available Online:	*May 03, 2026*

Keywords:

Seerah of the Holy Prophet (ﷺ)

Islamic & Skill-Based Education

Experiential Learning

Life Skills & Character Building

Contemporary Requirements

Funding:

This research journal (PIIJISS) doesn't receive any specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Copyrights: CC BY

Copyright Muslim Intellectuals Research Center. All Rights Reserved © 2021. This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

ABSTRACT

The growing demand for skill-based education in the twenty-first century has shifted educational priorities from the acquisition of theoretical knowledge to the cultivation of practical, ethical, and professional competencies. This transformation reflects the need to prepare individuals who can effectively respond to the challenges of a rapidly evolving global society and workforce. While contemporary educational systems emphasize technical and vocational skills, the Seerah of the Holy Prophet Muhammad (ﷺ) presents a comprehensive and balanced model of human development that integrates knowledge, character, leadership, and practical expertise. This study explores the relationship between the Prophetic Seerah and the concept of skill-based education in the context of contemporary educational needs. It highlights how the Prophet (ﷺ) cultivated essential life skills, including communication, leadership, problem-solving, decision-making, teamwork, entrepreneurship, emotional intelligence, and moral responsibility, through both instruction and practical demonstration. Using a qualitative and analytical research methodology, the study examines relevant verses of the Holy Qur'an, authentic Hadith literature, and classical as well as contemporary scholarly sources to identify the educational principles embedded in the Seerah. The findings suggest that the Prophetic educational model provides a holistic framework that combines intellectual, spiritual, moral, and vocational development, thereby preparing individuals to contribute effectively to society. The paper concludes that integrating the educational principles of the Seerah into modern skill-based education can promote ethical professionalism, social responsibility, and sustainable human development. Such an integrated approach offers valuable guidance for educators, curriculum developers, and policymakers seeking to align contemporary education with enduring moral and practical values.

***Corresponding Author's Email: ruqia.6089@wum.edu.pk**

موجودہ دور علم پر مبنی معیشت، ٹیکنالوجی۔اور تیز ترین معاشی ترقی کا دور ہے یہ وہ دور ہے جہاں نظری تعلیم سے زیادہ عملی ہنر کی قدر و قیمت ہے۔ محض نظری تعلیم روزگار کے عملی تقاضوں پورا کرنے کے لیے ناکافی ہے۔انسانی اذہان سے ڈیجٹیل مشین جیسی صلاحیت مطلوب ہے جس کی وجہ سے افراد میں عملی صلاحتیں ،مسئلہ حل کرنے کی تکنیک، تخلیقی سوچ، قیادت اور موثر ابلاغ پیدا کرنانا گزیر ہو چکا ہے۔وسائل کی بڑھتی ہوئی قلت، تہذیب کے اتار چڑھاؤنے کاروبار اور معاشی دنیا کو بہت متاثر کیا ہے۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی افراد کی معاشی ترقی کو کئی دہائیاں پیچھے دھکیل رہی ہے۔اس اتار چڑھاؤ کے بحران کا سامنا افراد محض تعلیم سے نہیں کر سکتے۔ اس صورتحال نے نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا کو متاثر کیا ہے۔ مصنوعی ذہانت، روبوٹکس پروگرامنگ، ڈیجیٹل مارکیٹنگ اور ڈیٹا اینالیسز یہ وہ جدید ٹیکنالوجیز ہیں جن میں خصوصی مہارتیں درکار ہیں۔سکلڈ بیس ایجوکیشن کو اردو میں پیشہ ورانہ مہارت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔سکلڈ بیس ایجوکیشن سے مراد ایسی تعلیم ہے جو طلبہ کو عملی مہارتیں، فنی صلاحیتیں اور پیشہ ورانہ قابلیت عطا کرے۔

UNECCO نے اس کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔

﴿Skill-based education is an approach to teaching and learning that emphasizes the acquisition of practical knowledge, competencies, attitudes, and skills required for effective participation in personal, social, and professional life.﴾[1]

(تعلیم و تعلم کا ایسا طریقہ کار ہے جو عملی علم، قابلیتوں، رویّوں اور فنی مہارتوں کے حصول پر زور دیتا ہے، تاکہ افراد اپنی ذاتی، سماجی اور پیشہ ورانہ زندگی میں مؤثر انداز سے حصہ لے سکیں۔)

گویا یہ تعلیم کا وہ طریقہ ہے جو انسان کو عملی اور معاشی زندگی میں ایک لائحہ عمل مہیا کر دیتا ہے جس پر عمل کر کے انسان اپنی قابلیتوں اور صلاحتوں صحیح وقت پر صحیح جگہ استعمال کر کے زندگی میں آگے بڑھ سکتا ہے۔

سکلڈ بیس ایجوکیشن افراد میں خود انحصاری پیدا کرتی ہے اس کی وجہ سے افراد نہ صرف ملازمت حاصل کر سکتے ہیں بلکہ ،کم سرمایہ میں اور فنی مہارت سے کام لے کر چھوٹے پیمانے سے کاروبار کا آغاز کر سکتے ہیں،اس کے علاوہ فری لانسنگ ،آن لائن کاروبار کے ذریعے بہتر آمدنی حاصل کر سکتے ہیں۔

پیشہ ورانہ تعلیم روزگار اور تعلیم کے درمیان خلا کو کم کرتی ہے۔روایتی تعلیم کی وجہ سے بہت سے فارغ التحصیل طلبہ عملی مہارتوں سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے مناسب روزگار اور تخلیقی صلاحتوں سے محروم رہتے ہیں۔جس کی وجہ سے طلبہ میں کم اعتمادی،مایوسی اور ڈپریشن پیدا ہوتا ہے۔سماجی سطح پر بھی پیشہ ورانہ مہارت افراد میں مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔یہ تعلیم فرد کو فعال اور مفید شہری بناتی ہے۔ڈیجیٹل دور کی اشد ضرورت افراد کا مسائل کو حل کرنا ہی ہے اور جدید ادارے بھی ایسے افراد کو ہی ترجیح دیتے ہیں جن میں مسائل و معاملات حل کرنے کی تخلیقی سوچ موجود ہو۔

صنعت، زراعت، تعمیرات، صحت، انجینئرنگ، انفارمیشن ٹیکنالوجی، سیاحت اور خدمات کے شعبوں میں تربیت یافتہ افراد پیداواری صلاحیت میں اضافہ کرتے ہیں، جس سے قومی آمدنی، برآمدات اور اقتصادی استحکام کو فروغ ملتا ہے۔اسی لیے ترقی یافتہ ممالک اپنی تعلیمی پالیسیوں میں پیشہ ورانہ تعلیم کو مرکزی حیثیت دیتے ہیں۔افراد کے اندر جتنی فنی صلاحیتیں موجود ہوں گی اتنا ہی ملکی معیشت مضبوط ہو گی۔کسی بھی ریاست کا ذریعہ آمدن افرد کے ذریعہ آمدن سے بہت حد تک وابستہ ہوتا ہے۔افراد کی آمدنی ملکی معیشت کو مستحکم کرتی ہے،افراد میں فنی قوت جتنی زیادہ ہو اور وہ اس کو استعمال کرتے ہوں ملک اتنا ہی ترقی یافتہ ہوتا ہے۔

ریاست معاشی طور پر جتنی ترقی یافتہ ہو اتنی ہی سہولیات اس کے باشندوں کو ملتی ہیں۔ جیسے شہروں کی تعمیر و ترقی، صحت عامہ، معذور افراد، غریبوں کی کفالت اور روزگار کی فراہمی جیسے اقدامات کے ذریعے ریاست عوام کی فلاح و بہبود کرتی ہے۔ریاست میں افراد کو جتنی بنیادی سہولتیں میسر ہوں وہ اتنا زیادہ جرائم اور منفی سرگرمیوں سے محفوظ رہتے ہیں۔افراد و معاشرہ کو اخلاقی طور پر مضبوط کرنے اور جرائم سے دور رکھنے کے لیے پیشہ ورانہ تعلیم کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔

پیشہ ورانہ تعلیم پر قرآنی دلائل

پیشہ ورانہ تعلیم کی یہ ضرورت صرف دور حاضر سے منسلک نہیں بلکہ اگر چودہ سو سال پہلے کی تاریخ پر بھی نظر ڈوڑائی جائے تو اسلام سے ہمیں عملی مہارتوں کی حوصلہ افزائی ملتی ہے۔ بلکہ ایمان تین چیزوں سے مرکب ہے :اقرار باللسان ،تصدیق بالقلب ، عمل بالجوارح،اسلام ایسا دین نہیں جو محض نظریاتی ہو بلکہ ایک عملی دین ہے جو عملی مہارتوں کی ہی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

”وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ“[2]

(اور کہہ دیجیے عمل کرو اللہ اس کا رسول ﷺ اور مومنین تمہارے اعمال دیکھتے ہیں)

یہ آیت ایمان کے بارے میں ہے کی صرف زبانی ایمان فائدہ نہیں دیتا عمل بھی ضروری ہے اسلام عمل کو اہمیت دیتا ہے اسی ضمن میں باقی اعمال بھی آجاتے ہیں۔

”فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ“[3]

(پس تم زمین میں چلو پھرو اور اس کے دیئے ہوئے رزق سے کھاؤ)

اس آیت کی تفسیر میں عبدالرحمن کیلانی رقمطراز ہیں:

انسان کا اپنی محنت سے کسی چیز کو اپنا تابع فرمان بنانے اور اس چیز کے تابع فرمان بن جانے کے پہلو کو ظاہر کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم زمین میں محنت کر کے جیسے فائدے اس سے حاصل کرنا چاہو کر سکتے ہو۔اس میں کھیتی باڑی،معدنیات اور دوسرے مدفون زمینی خزانے نکال سکتے ہو اس میں سفر کر کے تجارتی فوائد حاصل کر سکتے ہو۔[4]

گویا یہ آیت بھی عملی مہارتوں پر ابھارتی اور تلقین کرتی ہے کہ رزق کے لیے جدوجہد کریں

”وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِنْ بَأْسِكُمْ“[5]

(اور ہم نے داؤد کو زرہ بنانے کی صنعت سکھائی کہ تمہیں لڑائی سے بچائے)[6]

اللہ تبارک وتعالیٰ نے پیشہ ورانہ مہارت کو اتنی اہمیت دی ہے کہ انبیاء کو بھی اس کی تعلیم دی۔اللہ نے حضرت داؤد کو لوہا نرم کرنے کی خاصیت عطا کی وہ اس سے کام لے کر زرہیں بناتے تھے۔اللہ تبارک وتعالی نے حضرت داؤد علیہ السلام کی اس خاصیت کو پسند فرماتے ہوئے اس کی تعریف کی۔

((عن المقدام رضي الله عنه، عن رسول اللهﷺ، قال:ما اكل احد طعا ما قط، خيرا من ان ياكل من عمل يده ، وان نبي الله داود عليه السلام، كان ياكل من عمل يده۔))[7]

(مقدام رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی انسان نے اس شخص سے بہتر روزی نہیں کھائی، جو خود اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتا ہے اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی کھایا کرتے تھے)

یہ حدیث مدلل ہے کہ اللہ کریم صنعت کو پسند فرماتا ہے اور انبیاء کو بھی اسی کی تعلیم دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ"[8]

(اور یہ کہ انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی)

جہد مسلسل وہ خاصیت ہے لوہے کو چیرتا ہے پہاڑوں کو کاٹتا ہے۔اور انسان لگاتار محنت سے ہی کچھ حاصل کر سکتا ہے اور انسان کا ہنر ہی اسے قابل اور چست بناتا ہے۔ یہاں تک اللہ تبارک و تعالیٰ انسان کو سستی و کاہلی سے پناہ مانگنے کی تعلیم دی ہے۔

پیشہ ورانہ تعلیم سیرت طیبہ کی روشنی میں

اسلام کم ہمتی، سستی کی مذمت کرتا ہے کئی ایسی دعائیں ہمیں ملتی ہیں جن میں بزدلی کم ہمتی اور سستی سے پناہ مانگی گئی ہے۔

((حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ))[9]

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہا: رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے اے اللہ! میں عاجز ہونے، سستی، بزدلی، بڑھاپے اور بخل سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کی آزمائشوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں)

یہ وہ احادیث و آیات ہیں جو اس بات پر دال ہیں کہ اسلام کے اصول کسب معاش کیا ہیں ۔وہ اس کمائی کو پسند کرتا ہے جو ہاتھ کے ہنر سے حاصل کی گئی ہو۔اور خود نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو ہنر سیکھنے کی تعلیم دی اور بعض اوقات ان کی مدد بھی کہ ان کو ہنر سے کام لے کر اپنا راستہ آسان بنانا سکھایا۔

((ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کچھ مانگا آپ نے اس سے پوچھا کیا تمہارے گھر میں کچھ ہے اس نے کہا ہاں ایک چٹائی اور ایک پیالہ آپ ان دونوں چیزوں کو منگوایا اس فروخت کیا اس کے دو درہم ملے ایک سے اسے کہا گھر کے لیے غلہ خرید و ایک سے کہاڑا منگوایا اس کا دستہ آپ ﷺ نے خود ٹھونکا اسے کہا جاؤ جنگل میں سے لکڑیاں کاٹو یہاں تک کہ یہ کام کرتے کرتے اس کے پاس دس درہم ہو گئے جس سے اس نے کاروبار کیا))[10]

آپ نے مانگنے کی حوصلہ شکنی فرمائی اور تعلیم دی کہ ہنر موجود ہو تو اسے استعمال کیا جائے۔ آپ ﷺ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو سریانی زبان سیکھنے کی تعلیم دی تھی تاکہ یہودیوں سے خط و کتابت ہو سکے۔اور زید بن ثابت نے آدھے مہینے میں ہی یہ زبان سیکھ لی اور پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آنے والے یہود کے تمام خطوط پڑھ لیتے تھے۔[11]

ای ٹیکنالوجی نے دنیا بھر کو ایک پیج پر جمع کر دیا ہے آپس کی کیمونیکشن کے لیے دوسری زبانوں کا سیکھنا ایک ضرورت بن چکا ہے۔اس سے معاشی، تعلیمی اور معاشرتی فوائد کے ان گنت راستے کھلے ہیں جن کی چند مثالیں، فری لانسنگ، ای ٹریڈنگ، ڈیجیٹل مارکٹنگ، پروگرامنگ، ٹاپ کلاس اداروں سے تعلیم اور سفارت خانوں میں تقرری او ع اس جیسے کئی مزید راستے۔

مسجد نبوی ﷺ میں طالب علم صحابہ قیام پزید ہوتے آپ ﷺ انہیں قیادت، دفاع اور تجارت کے عملی اصول سکھاتے یہاں تک کہ نبی ﷺ صحابہ کو گھڑ سواری، تیر اندازی اور جسمانی قوت پیدا کرنے کی تعلیم دیتے[12]

جدید دور میں فوجی ٹرینگ، تیراکی اور ڈرائیونگ جیسے ہنر جہاں فرسٹ ایڈ میں کام آتے ہیں اس کے علاوہ ملکی دفاع اور قدرتی آفات میں ان مہارتوں کی اہمیت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ عملی مہارتیں نہ صرف باصلاحیت اور ہنر مند افراد پیدا کرتی ہیں بلکہ لوگوں کی جان بچانے کے لیے بھی انہیں سیکھنا ناگزیر ہے۔

نبی کریم ﷺ نے کم عمری میں سیدنا اسامہ بن زید کو لشکر کا سپہ سالار بنا کر بھیجا تاکہ نوجوانی میں ہی قیادت کی صلاحیت پیدا ہو۔[13] آپ صحابہ کرام کو مختلف علاقوں میں عامل بنا کر بھیجتے اور انہیں وہاں اس لیے مقرر کرتے تاکہ وہ لوگوں کو دین سکھائیں۔

آپ نے معاذ بن جبل کو جب یمن بھیجا تو انہیں مسائل کے حل، فیصلہ سازی اور اجتہاد کی عملی تعلیم دی، تاکہ ان میں تنقیدی و تخلیقی سوچ پیدا ہو جو Leadership Skills کے لیے ضروری ہیں۔[14]

ہنر کی تعلیم دینے سے پہلے اس کی اہلیت کو دیکھنا بھی ضروری ہے۔ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت عتاب بن اسیدؓ کو مکہ کا گورنر مقرر کیا، حالانکہ وہ نوجوان تھے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ صلاحیت اور اہلیت کی بنیاد پر ذمہ داریاں دیتے تھے۔[15]

اس کی ایک مثال سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کی ہے جب انہوں نے آپ ﷺ سے امارت طلب کی کہ مجھے کہیں کا عامل بنائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

((قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ: إِنَّكَ ضَعِيفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ۔))[16]

(اے ابوذر تو ضعیف ہے اور یہ امانت ہے بے شک قیامت کے دن رسوائی اور ندامت ہوگی)

نبی کریم ﷺ نے عبادات کی تعلیم محض زبانی ہدایات تک نہیں محدود رکھی بلکہ عملی طریقہ سے سکھائی اور فرمایا۔

((وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي))[17]

(نماز ایسے پڑھو جیسے مجھے پڑھتے دیکھتے ہو)

اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین جب ایک دوسرے کو کوئی عبادت سکھاتے تو عملی طور سکھاتے تھے حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے جب ایک اوع صحابی رضی اللہ عنہ کو وضو سکھایا تو باقاعدہ وضو کر کے دکھایا اور کہا:

((رايت النبي ﷺ يتوضا نحو وضوئي هذا))[18]

(میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا وہ میرے اس وضو کیطرح وضو فرماتے)

اگر حج کے ارکان دیکھیں تو باقاعدہ سنت رسول ﷺ ملتی ہے اور خود آپ ﷺ نے جب حج کیا تو صحابہ سے کہا مجھ سے حج کے ارکان سیکھ لو ہو سکتا ہے میں اگلے سال حج نہ کر سکوں[19]

عبادات کی عملی تعلیم اس بات کی عکاس ہے کہ عملی مہارتیں زیادہ موثر اور سیکھنے کے عمل کو مکمل کرتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی اس عملی تعلیم نے صحابہ کرام کے اندر محنت، جستجو، خوداعتمادی اور خودانحصاری کی صلاحیت پیدا کی جس کا اظہار صحابہ ہر موقع پر کرتے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو نبی کریم ﷺ نے مہاجر صحابہ کی دلجوئی اور ان کے باہمی تعاون کو فروغ دینے کے لیے ایک ایک انصار کو ایک ایک مہاجر کا بھائی بنادیا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا انہون نے سیدنا عبدالرحمن کو کاروبار میں شرکت کی پیشکش کی تو سیدنا عبدالرحمن بن عوف نے فرمایا۔

﴿بارك الله لك في اهلك ومالك، دلوني على السوق فدلوه على السوق فما رجع يومئذ الا ومعه شيء من اقط وسمن قد استفضله﴾[20]

(اللہ اپ کے گھر اور مال میں برکتے دے مجھے بازار کا راستہ دکھا دیں، جب انہیں بازار کا راستہ دکھایا گیا وہ اپنے نفع سے کچھ گھی اور پنیر لے کر لوٹے)

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مثال گزر چکی ہے کہ انہوں صرف پندرہ دن میں ہی سریانی زبان سیکھ لی تھی اور اس سے فائدہ بھی حاصل ہوا۔

صحابیات کی پیشہ ورانہ مہارت

دور رسالت میں صرف عملی ہنر مردوں تک ہی محدود نہیں تھے بلکہ سیرتِ طیبہ ﷺ میں صحابیاتؓ کے ہنر، پیشہ ورانہ صلاحیتوں اور عملی مہارتوں کی بھی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ یہ مثالیں سکل بیسڈ ایجوکیشن کے تناظر میں اہم ہیں۔ صحابیات اپنے ہنر کی وجہ سے خود کفیل تھیں نہ صرف گھر چلاتیں بلکہ اللہ کے راستے میں بھی خرچ کرتیں۔

تجارتی ہنر "اس کی سب سے بڑی مثال تو سیدنا خدیجہ رضی اللہ عنہ کی ہے آپ ایک بیوہ کامیاب و باوقار تاجر خاتون تھیں۔ اپنا مال تجارت شام میں بھیجا کرتی تھیں[21] حضرت خدیجہؓ کی تجارت میں:

- مال کی خرید وفروخت
- تجارتی منصوبہ بندی
- افراد کا انتخاب
- مالی انتظام

جیسی مہارتیں شامل تھیں۔

زراعتی ہنر: حضرت اسماء گھوڑے کی دیکھ بھال اور سیدنا زبیر بن عوام کی زمین سے گٹھلیاں اکٹھی کرتی تھیں، وہ فرماتی ہیں۔

﴿وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَأْسِي﴾[22]

(میں زبیر کی زمین سے گٹھلیاں چنتی تھی وہ زمین جو رسول ﷺ نے انہیں دی تھی)

زراعت کے شعبہ میں کئی خواتین کام کرتی تھیں حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ کو طلاق ہوگئی تھی۔ انہوں نے اپنے کھجوروں کے باغ سے کھجوریں توڑنے کا ارادہ کیا۔ ایک شخص نے انہیں عدت کی وجہ سے باہر نکلنے سے منع کیا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

(نہیں، تم اپنے کھجوروں کے باغ میں جاؤ اور کھجوریں توڑو، کیونکہ ممکن ہے تم اس میں سے صدقہ کرو یا کوئی نیکی کا کام کرو)[23]

طبی ہنر کی مہارت: یہاں تک کہ صحابیات نے شعبہ طب کو بھی پیچھے نہیں چھوڑا بلکہ اس میں بھی مہارت حاصل کی جو اسلام کے کئی میدانوں میں ان کے کام آئی بلکہ امت مسلمہ کے کام آئی۔ حضرت رفیدہ اور حضرت ام عطیہ جنگ میں زخمی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مرہم پٹی کرتی تھیں زخمیوں کے لیے علیحدہ خیمے قائم ہوتے اور صحابیات ان میں ان کی مرہم پٹی کرتیں۔[24]

خوشبو کی صنعت: بعض صحابیات خود گھر میں بہترین خوشبو تیار کرتی تھیں اور اسے بیچ دیتی تھیں گویا یہ مہارت انہوں نے سیکھی تھی جس کا بہترین استعمال کرتی تھیں:

حضرت اسماء بنت مخربہؓ (ام عمارہ نہیں) مکہ کی ان خواتین میں شمار ہوتی تھیں جو **عطر (خوشبو) کی تجارت** کرتی تھیں۔ وہ خوشبو تیار کرتیں اور اسے فروخت بھی کرتی تھیں۔ ان کا بیٹا ابوجہل (عمر بن ہشام) تھا، لیکن حضرت اسماءؓ خود تجارت پیشہ خاتون تھیں۔[25]

عرب میں خوشبو بنانے کا رواج عام تھا کئی صحابیات نے گھر میں خوشبو کی سند قائم کی تھی۔

دستکاری کا ہنر: کئی صحابیات ایسی تھیں جو سلائی کڑاہی کا کام جانتی تھیں سیدنا عبداللہ بن مسعود کی زوجہ دستکاری کا ہنر جانتی تھیں اور اس سے کما کر سیدنا عبداللہ بن مسعود اور یتیم

بچوں کفالت کرتیں، کیونکہ سیدنا عبداللہ بن مسعود دین کے طالب علم تھے اور سفید پوش تھے تو سیدہ زینب اپنا روپے ان پر خرچ کرتیں ان کے بارے میں کتب حدیث میں ہے کہ

﴿كانت زينب امراة عبدالله بن مسعود صناع اليدين تصنع الشيء ثم تبيعه﴾[26]

(سیدنا زینب حضرت عبداللہ بن مسعود کی زوجہ اپنے ہاتھوں سے کام کرتی تھیں پھر کچھ بنا کر اسے فروخت کرتی تھیں)

دباغت کا فن: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ سیدہ زینب اپنے ہاتھ سے کام کرتی تھیں اور صدقہ کرتی تھیں

﴿فَأَتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيئَةً﴾[27]

(نبی کریم ﷺ زینب بنت جحش کے پاس آئے تو وہ چمڑہ رنگ رہی تھیں)

اس سے معلوم ہوتا ہے سیدنا زینب بنت جحش دباغت کا کام کرتی تھیں نبی کریم ﷺ انہیں لمبے ہاتھوں والی کہتے تھے کیونکہ وہ اپنی کمائی سے صدقہ کرتی تھیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے صحابیات کو ان امور کی عملی تعلیم یا تو گھر سے ملی تھی یا کسی اور سے حاصل کی تھی سی صحابیات نے چھوٹے پیمانے کی گھریلو صنعتیں قائم کر رکھی تھیں۔

اسلام میں عملی تعلیم مرد و عورت دونوں کے لیے یکساں اہمیت کی حامل ہے خاص طور پر خواتین عملی مہارتوں کے ذریعے گھر بیٹھے بہت سے آن لائن پروجیکٹس اور چھوٹے پیمانے کے کاروبار کر سکتی ہیں اور کر رہی ہیں۔ پیشہ ورانہ تعلیم صرف تعلیمی اداروں کے ہی ذریعے نہین کی جاتی بلکہ اب سب سے زیادہ طلبہ آن لائن کئی سکلز سیکھ رہے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں یہ تعلیم کچھ پروجیکٹس کے ذریعے طلبہ کو دی جا سکتی ہے اس کی مختلف صورتیں سائنسی شعبوں میں مختلف سائینٹیفکس لیبز، اور فیکٹریوں میں طلبہ کو پروجیکٹ دے کر ان کو عملی تعلیم دی جاسکتی ہے ایسے سوشل سائنسز کے طلبہ کو مختلف بینکوں، فیکٹریوں اور سماجی اداروں کے پروجیکٹس دیئے جا سکتے ہیں اور اس چیز کا آغاز اعلی تعلیمی اداروں میں کیا جا چکا ہے جو بدلتے ہوئے تعلیمی معیار کے لیے فی الحال ناکافی ہے۔ اب ضرورت اس مر کی ہے کہ نظریاتی تعلیم کی جگہ Skilled Base Education کو فروغ دیا جائے تاکہ عصر حاضر کے تقاضوں کو پورا کیا جاسکے۔

مقالہ ہذا سے معلوم ہوتا ہے کہ پیشہ ورانہ تعلیم عصر حاضر میں جن پہلوؤں کے حوالے سے مفید ہے وہ ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

نتائج تحقیق

- پیشہ ورانہ تعلیم سے روزگار کے بہترین مواقع فراہم ہوتے ہیں، سکلڈ بیس ایجوکیشن ایسی صلاحیت فراہم کرتی ہے جس میں افراد ملازمت کے ساتھ ساتھ آزادانہ معاشی سرگرمیاں بھی انجام دے سکتے ہیں۔
- صحابہ کرام اور صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی کی مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ پیشہ ورانہ تعلیم افراد کے اندر خود انحصاری پیدا کرتی ہے وہ دوسروں کے سہارے بیٹھنے کی بجائے اپنی صلاحتوں کے ذریعے معاشی سرگرمیاں انجام دیتے ہیں جس کے ذریعے وہ چھوٹے پیمانے پر کام یا کاروبار کا آغاز کر کے خود کفیل ہو سکتے ہیں۔
- فنی مہارت رکھنے والے افراد ملکی پیداوار میں اضافہ کرتے ہیں۔ صنعت، زراعت، صحت و تعمیر کے شعبوں میں ماہر افراد ملکی ترقی کا باعث بنتے ہیں۔
- فنی مہارت انسانی اذہان میں تخلیقی صلاحیت پیدا کرتی ہے جس سے افراد ڈپریشن، مایوسی جیسے مہلک امراض سے بچتے ہیں اور مسائل کو حل کرنے کی جستجو کرتے ہیں یہ صلاحتیں دور حاضر کے لیے ناگزیر ہیں
- دنیا بھر کے معاشی اتار چڑھاؤ نے معیشت کا ایک تقاضا یہ بھی بنا دیا ہے کہ ہر فرد خود کفیل ہو اس میں مرد و عورت دونوں شامل ہیں۔ صحابیات کا طرز عمل اس بات کی وضاحت ہے کہ عورت ہنر مند ہو تو گھر اور نسلیں معاشی طور پر مضبوط کر سکتی ہے۔
- روایتی تعلیم اکثر نظری علم پر زیادہ توجہ دیتی ہے، جبکہ سکل بیسڈ ایجوکیشن طلبہ کو عملی دنیا کے تقاضوں سے جوڑتی ہے۔ اس کے ذریعے تعلیمی ادارے صنعت اور معاشرتی ضروریات کے مطابق افراد تیار کر سکتے ہیں۔

اداروں میں عملی صورتیں

- انٹرن شپ
- پراجیکٹ بیسڈ لرننگ
- لیبارٹری ورک
- فیلڈ ٹریننگ
- صنعتوں کے ساتھ تعاون
- پیشہ ورانہ تعلیم ڈیجیل دور کے تقاضوں کو پورا کرتی ہے ۔ یہ مصنوعی ذہانت، پروگرامنگ آن لائن مارکیٹنگ جیسے تمام شعبوں کی بنیادی ضرورت ہے۔
- سکل بیسڈ ایجوکیشن صرف ماہر افراد نہیں بلکہ ذمہ دار شہری پیدا کرتی ہے جو کسی بھی ملک و قوم کی ترقی میں مدد و معاون ہوتے ہیں۔

سکل بیسڈ ایجوکیشن کے فروغ کے لیے تجاویز

1. **نصاب میں عملی مہارتوں کو لازمی حصہ بنایا جائے** ہر پروگرام میں نظری مضامین کے ساتھ عملی تربیت، لیبارٹری ورک، ورکشاپس اور فیلڈ پراجیکٹس شامل کیے جائیں۔
2. **جامعات اور صنعتوں کے درمیان مضبوط روابط قائم کیے جائیں۔** طلبہ کو انٹرن شپ، اپرنٹس شپ اور صنعتی اداروں میں عملی تربیت کے مواقع فراہم کیے جائیں تاکہ تعلیم اور روزگار کے درمیان موجود خلا کم ہو۔

3. **ڈیجیٹل مہارتوں کو نصاب کا لازمی جز بنایا جائے۔** مصنوعی ذہانت (AI)، ڈیجیٹل مارکیٹنگ، پروگرامنگ، ڈیٹا اینالیسز، سائبر سکیورٹی اور ای کامرس جیسے مضامین شامل کیے جائیں، کیونکہ آپ کے مضمون میں بھی جدید ٹیکنالوجی کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

4. **سیرتِ طیبہ پر مبنی عملی تربیت کا ماڈل اپنایا جائے۔** طلبہ میں قیادت، امانت، دیانت، مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت، ٹیم ورک اور کاروباری اخلاقیات کو عملی سرگرمیوں کے ذریعے فروغ دیا جائے۔

5. **خواتین کے لیے ہوم بیسڈ اور آن لائن اسکل پروگرامز متعارف کروائے جائیں۔** سلائی، دستکاری، ای کامرس، فری لانسنگ اور ڈیجیٹل کاروبار کی تربیت کے ذریعے انہیں معاشی خودمختاری کے مواقع فراہم کیے جائیں۔

6. **ہر طالب علم کے لیے لازمی انٹرن شپ یا کمیونٹی سروس پروگرام متعارف کرایا جائے۔** اس سے عملی تجربہ، پیشہ ورانہ اعتماد اور سماجی ذمہ داری میں اضافہ ہوگا۔

7. **اساتذہ کی مسلسل پیشہ ورانہ تربیت (Faculty Development) کو یقینی بنایا جائے۔** اساتذہ کو جدید تدریسی طریقوں، Outcome-Based Education (OBE)، Project-Based Learning اور ڈیجیٹل ٹولز کی تربیت دی جائے۔

8. **جامعات میں اسکل ڈیولپمنٹ اور انکیوبیشن سینٹرز قائم کیے جائیں۔** یہاں طلبہ کو کاروباری رہنمائی، سٹارٹ اپ سپورٹ اور اختراعی منصوبوں پر کام کرنے کے مواقع ملیں۔

9. **تعلیمی اداروں میں ہنر کی جانچ صرف امتحانات سے نہیں بلکہ عملی کارکردگی، پورٹ فولیو، پراجیکٹس اور فیلڈ ورک کی بنیاد پر بھی کی جائے۔**

10. **حکومت، جامعات اور نجی شعبے کے درمیان اشتراک کو فروغ دیا جائے۔** مشترکہ تربیتی پروگرام، اسکل سرٹیفکیشن اور روزگار سے منسلک کورسز متعارف کرائے جائیں تاکہ طلبہ تعلیم مکمل کرتے ہی عملی میدان میں مؤثر کردار ادا کرسکیں۔

REFERENCES - حوالہ جات

[1]UNESCO. (2015). *Rethinking education: Towards a global common good?* UNESCO Publishing.

[2]Al-Qurʾān, al-Tawbah, 9:105

[3]Al-Qurʾān, al-Mulk, 67:15

[4]Kīlānī, ʿAbd al-Raḥmān. *Taysīr al-Qurʾān*. Lāhawr: Maktabah Dār al-Salām, 1432 AH, 4:415

[5]Al-Qurʾān, al-Anbiyāʾ, 21:80

[6]Kīlānī, ʿAbd al-Raḥmān. *Taysīr al-Qurʾān Tarjamah*. Lāhawr: Islamic Press, n.d., p. 339.

[7]Al-Bukhārī, M. ibn Ismāʿīl. (1998). *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ* (Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Kasb al-Rajul wa ʿAmaluhu bi-Yadih, Ḥadīth No. 2072). Bayt al-Afkār al-Dawliyyah, Riyadh, Saudi Arabia.

[8]Al-Qurʾān, al-Najm, 53:39.

[9]Muslim, ibn al-Ḥajjāj. (1998). *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*. Riyadh: Bayt al-Afkār al-Dawliyyah. Kitāb al-Dhikr wa al-Duʿāʾ wa al-Tawbah wa al-Istighfār, Bāb al-Taʿawwudh min al-ʿAjz wa al-Kasal wa Ghayrih, Ḥadīth No. 2706.

[10]Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath. (1998). *Sunan Abī Dāwūd*. Riyadh: Bayt al-Afkār al-Dawliyyah. Kitāb al-Zakāh, Ḥadīth No. 1641.

[11]Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath. Kitāb al-ʿIlm, Bāb Riwayat Ḥadīth Ahl al-Kitāb, Ḥadīth No. 3644.

[12]Muslim, ibn al-Ḥajjāj. (1998). ***Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ***.. Kitāb al-Imārah, Bāb Faḍl al-Ramyi wa al-Ḥaththi ʿAlayhi wa Dhamm Man ʿAlimahu Thumma Nasiyahu, Ḥadīth No. 1917.

[13]Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Maghāzī, Bāb Baʿth al-Nabī ﷺ Usāmah ibn Zayd, Ḥadīth No. 4468.

[14]Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Zakāh, Bāb Akhdh al-Ṣadaqah min al-Aghniyāʾ wa Turaddu fī al-Fuqarāʾ, Ḥadīth No. 1496.

[15]Ibn Saʿd, Muḥammad ibn Saʿd. *Al-Ṭabaqāt al-Kubrā*. Edited by ʿAlī Muḥammad ʿUmar. Cairo: Maktabat al-Khānjī, 1421 AH/2001 CE, vol. 2, p. 145.

[16]Muslim, ibn al-Ḥajjāj, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Imārah, Bāb Karāhiyyat al-Imārah bi-Ghayr Ḍarūrah1825

[17]Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Adhān, Bāb al-Adhān lil-Musāfir idhā Kānū Jamāʿah, Ḥadīth No. 631.

Ibn Hishām, ʿAbd al-Malik ibn Hishām. ***Al-Sīrah al-Nabawiyyah***. Edited by Muṣṭafā al-Saqqā, Ibrāhīm al-Abyārī, and ʿAbd al-Ḥafīẓ Shalabī. Cairo: Maktabat wa Maṭbaʿat Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī, 1955, vol. 1, p. 187.

[18]Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Wuḍūʾ, Bāb al-Maḍmaḍah fī al-Wuḍūʾ, Ḥadīth No. 163.

[19]Muslim, ibn al-Ḥajjāj, ***Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ***, Kitāb al-Ḥajj, Bāb Istiḥbāb Ramy Jamarat al-ʿAqabah Yawm al-Naḥr Rākiban wa Bayān Qawlihi ﷺ: "Li-Taʾkhudhū Manāsikakum", Ḥadīth No. 1297.

[20]Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath. (1998). *Sunan Abī Dāwūd*. Riyadh: Bayt al-Afkār al-Dawliyyah. Kitāb al-Zakāh, Bāb Mā Jāʾa fī al-Masʾalah, Ḥadīth No. 1641.

[21]**Ibn Hishām, ʿAbd al-Malik ibn Hishām. *Al-Sīrah al-Nabawiyyah*. Edited by Muṣṭafā al-Saqqā, Ibrāhīm al-Abyārī, and ʿAbd al-Ḥafīẓ Shalabī. Cairo: Maktabat wa Maṭbaʿat Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī, 1955, vol. 1, p. 187**

[22]**Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. (n.d.). *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Kitāb al-Nikāḥ, Bāb al-Ghayrah.**

[23]Muslim, M. ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī al-Naysābūrī. (n.d.). ***Ṣaḥīḥ Muslim*** (Kitāb al-Ṭalāq, Bāb Jawāz Khurūj al-Muʿtaddah al-Bāʾin wa al-Mutawaffā ʿAnhā Zawjuhā fī al-Nahār li-Ḥājatihā, Ḥadīth No. 1483).

[24]Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. (n.d.). *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Kitāb al-Jihād wa al-Siyar, Bāb Mudāwāt al-Nisāʾ al-Jarḥā fī al-Ghazw,Hadith 2882

[25]**Abū al-Faraj ʿAlī ibn al-Ḥusayn al-Iṣfahānī. (2002). *Al-Aghānī* (Ed. Iḥsān ʿAbbās, Ibrāhīm al-Saʿāfīn & Bakr ʿAbbās). Bayrūt: Dār Ṣādir. Vol. 1, p. 29.**

[26]Ibn Rāhawayh, Isḥāq ibn Ibrāhīm. (1412 AH/1991 CE). ***Musnad Isḥāq ibn Rāhawayh*** (Taḥqīq: ʿAbd al-Ghafūr ibn ʿAbd al-Ḥaqq al-Balūshī). Al-Madīnah al-Munawwarah: Maktabat al-Īmān. Ḥadīth no. 293.

[27]Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī al-Naysābūrī. (n.d.). ***Ṣaḥīḥ Muslim***. Kitāb al-Nikāḥ, Bāb Nadb man ra'ā imra'atan fawaqa'at fī nafsihi ilā an ya'tiya imra'atahu aw jāriyatahu fayuwāqi'ahā, Ḥadīth no. 1403.